سوال

(22) جو کھانا اولیاء اللہ کی قبروں پر لے جا کر الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو کھانا اولیاء اللہ کی قبروں پر لے جا کر خواہ ایک یا دس یا بیس مساکین کو کھلاوے اور مساکین وہاں پر موجود نہ ہوں یعنی وہاں نہیں رہتے ہیں، محض اس غرض سے دوسری جگہ سے مساکین کو طلب کر کے قبور مذکورہ پر کھانا کھلانا کہ ازدیاد ثواب کا موجب ہوگا، درست ہے یا نہیں اور اگر منع ہے تو کہاں تک منع ہے۔؟

سوال دوم:

عصر و مضرب کے درمیان علاوہ رمضان کے پانی پینا درست ہے یا نہیں اور جو لوگ عصر و مغرب کے درمیان پانی نہیں پیتے، ان کو گناہ ہے یا ثواب؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولیاء اللہ کی قبروں پر کھانا لے جانا اور مساکین کو دوسری جگہ سے بلا کر غرض مذکور سے وہاں کھلانا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں اور جب یہ ثابت نہیں تو اس میں ثواب ہی کی امید نہیں ہے، چہ جائے کہ زیادہ ثواب ہو، پس اس بے اصل و محدث بات سے احتراز لازم ہے۔

جواب سوال دوم:

جیسے اور وقتوں میں پانی پینا درست ہے، اسی طرح عصر اور مغرب کے درمیان میں پانی پینا بھی درست ہے۔ اس وقت پانی پینے کی ممانعت شرع میں نہیں آئی ہے پس اس وقت پانی نہ پینا اور نہ پینے کو دین کے اعتبار سے اچھا یا ضروری سمجھنا جہالت کی بات ہے۔ ہم چنین فہم کے لوگوں کو سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آجائیں تو فبہا، ورنہ وہ ضرور گنہگار ہوں گے۔ واللہ اعلم الصواب والیہ المرجع والمآب، حررہ عبدالرحیم اعظم گڑھی۔ (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

جلد01